سوال

(35)زکوۃ کے مال کی تقسیم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ملک بنگال میں پیروں نے یہ عادت کرلیا ہے کہ صدقات وفطر وقیمت چرم قربانی جس قدر رہوتا ہے اس کوتین حصوں میں تقسیم کر کے ایک حصہ خودلیتے ہیں اورایک حصہ امام مسجد کودیتے ہیں اورایک حصہ مدرسہ وغیرہ میں دیتے ہیں۔ اگرچہ امام مسجد وپیر صاحبان صاحب نصاب ہوں۔ کیااس طرح مال مذکورہ کو تقسم کرناجائزہے ؟ اورصاحب نصاب کواس مال لیناجائزہے یانہیں ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صدقہ فطراورزکوۃ کے مصرف ایک ہیں کیونکہ آنحضرت ﷺ نے صدقہ فطر پر زکوۃ کااطلاق فرمایا ہے۔ کما لایخفی علی من لہ ادنی اطلاع علی کتب الحدیث اورزکوۃ غنی (حساب نصاب) کےلئے درست نہیں ہے۔ ائمہ مساجدوپیر صاحبان (اگروہ فقراء ومساکین نہیں بلکہ صاحب نصاب ہیں) عاملین اورفی سبیل اللہ میں داخل نہیں ہے۔ اس لئے ان کوایسی صورت میں زکوۃ صدقہ فطرلینادرست نہیں ہے۔ مدرسین وملازمین مدرسہ کی تنخواہوں میں صرف کرنادرست نہیں ہے کہ زکوۃ صدقہ فطر عبادت الہی ہے جس کی ادائیگی میں معاوضہ اوردنیاوی غرض ونفع کادخل نہیں ہوناچاہئے۔ ہاں اگریہ ائمہ مساجدپیر صاحبان ومدرسین صاحب نصاب نہیں ہیں توبحیثیت فقیر ومسکین ہونے کے بغیر کسی معاوضہ کاخیال کئے ہوئے صدقہ فطر وزکوۃ لے سکتے ہیں۔ غریب طلبہ پر بھی صرف کرناجائزہے۔

چرم قربانی کامصرف بھی فقراء ومساکین ہیں خواہ وہ طلبہ ہوں یااورکوئی۔ صاحب نصاب کےلئے درست نہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔ کتاب الزکاۃ

صفحہ نمبر 79

محدث فتویٰ